Qutb-e-Madina
صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا
صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا
حاشیہ شرح قصیدۂ نور
شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ
مصنف
مفتی محمد فیض احمد اویسی مدظلہ العالی
باہتمام
محمد اویس رضا قادری
قطب مدینہ پبلشرز

اسم نور جسم نور و جان نور ☆ ذکر نور و فکر نوروعرفان نور

اکل نوروشرب نوروخواب نور ☆ بازگویم اهل بیت واصحاب نور

اهل نوروبیت نور وبلد کرد ☆ جا ئیکه آمد محمد کرد نور

حاشیہ قصیدۂ نور کا پسِ منظر

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

اما بعد! فقیر اُویسی غفرلہٗ کی تصانیف کی اِشاعت کا نمبر۲ ہے۔ سب سے پہلے رسالہ ''کارآمد مسئلے'' ہے۔ لیکن الحمدللہ! فقیر نے قصیدۂ نور کی ضخیم شرح ''حدائق بخشش جلد نمبر۱۳'' لکھی۔ جواُمید ہے اس حاشیہ کی اشاعت سے پہلے منظر عام پر آجائے گی۔ لیکن حاشیۂ نور تصنیفِ اُویسی غفرلہٗ بطورِ تبرک شائع کیا جارہا ہے۔ اسی لئے سالم قصیدہ مع حاشیہ پر فقیر نے نظر ثانی کے وقت کچھ اضافے کئے ہیں تاکہ قارئین کے لئے حاشیہ ایک مفید مضمون ثابت ہو۔

مقدمہ

حضور سرورِ عالم ﷺ بشکلِ بشر نور ہیں۔ اس کے بیشمار دلائل ہیں۔ اِن بیشمار دلائل میں سے یہاں صرف دو دلیلیں حاضر ہیں۔ حدیث شریف میں ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے جبریل علیہ السلام نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

''کسوت حسن یوسف من نور الکرسی و کسوت نور وجهك من نور عرشی''

میں نے یوسف کو نور کرسی سے لباسِ حسن پہنایا اور آپ کے چہرۂ انور کو اپنے عرش کے نور سے منور کیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

''مارأیت شیأ احسن من رسول اللّٰہ ﷺ کان الشمس تجری فی وجھہ''

میں نے کسی شے کو زیادہ حسین وخوبصورت رسول اللہ ﷺ سے نہ دیکھا گویا کہ حضور کے چہرۂ انور میں آفتاب سیر کر رہا ہے۔

ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ''مارأیت رجلاً یا انسا'' نہ فرمایا تاکہ غایت حسن و جمال محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف (حضور ﷺ کے حسن و جمال کے انتہا کی طرف) اشارہ ہوجائے کہ حضور کا حسن و جمال تمام دنیا کی چیزوں پر فائق تھا۔ تمام اشیاء

آپ ﷺ کے جمال کے رُوبرو ہیچ تھیں۔

آپ ﷺ کے نوری بشر ہونے کی ایک دلیل آپ ﷺ کے جسمِ انور سے عطر سے زیادہ خوشبو کا مہکنا بھی ہے۔ چنانچہ صحابہ کی یہ بات شاہد ہے۔ ہر صحابی کا دعویٰ تھا کہ "میں حضور ﷺ سے مصافحہ کرتا یا میرا بدن آپ کے ساتھ مَس کرتا تو میں اس کا اثر بعد میں اپنے ہاتھوں میں پاتا کہ وہ کستوری سے زیادہ خوشبودار ہوتے"۔ (زرقانی مع المواھب، ج۱، ص۱۳۸)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً علی رسولہ الکریم

صبح طیبہ (1) میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا
صدقہ لینے نُور کا آیا ہے تارا نور کا

باغ طیبہ میں سُہانا پُھول پُھولا نور کا
مست بُو ہیں بُلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نور کا

بارہویں کے چاند کا مجرا ہے سجدہ نور کا
بارہ برجوں سے جھکا اِک اِک ستارہ نور کا

اُن کے قصرِ قدر سے خلد (2) ایک کمرہ نور کا
سدرہ پائیں باغ (3) میں ننھا سا پودا نور کا

عرش بھی فردوس بھی اس شاہِ والا نور کا
یہ مُثمّن (4) برج (5) وہ مشکوئے (6) اعلیٰ نور کا

آئی بدعت چھائی ظلمت رنگ بدلا نور کا
ماہِ سنت مہرِ طلعت لے لے بدلا نور کا

تیرے ہی ماتھے رہا اے جان سہرا نور کا
بخت جاگا نور کا چمکا ستارا نور کا

میں گدا تو بادشاہ بھر دے پیالہ نور کا
نور دن دونا (7) تیرا دے ڈال صدقہ نور کا

تیرے ہی جانب ہے پانچوں وقت سجدہ نور کا
رُخ ہے قبلہ نور کا اَبرو ہے کعبہ نور کا

پشت پر ڈھلکا (8) سرِ انور سے شملہ (9) نور کا
دیکھیں موسیٰ طور سے اترا صحیفہ نور کا

(1) بفتح اول وسکون یا و فتح ہاء۔ مدینہ منورہ کا نام ہے۔
(2) بالضم۔ نام بہشت
(3) محل کے نیچے صحن میں باغ۔
(4) آٹھ کونے۔
(5) گنبد۔
(6) محلِ سلطانی کا بالا خانہ۔
(7) یہ لفظ ہندی کا ہے۔ بمعنی دوگنا، دوہرا۔
(8) ڈھلکنا۔ بمعنی اوپر سے نیچے آنا۔
(9) پگڑی کا طرہ، پگڑی کا سرا جسکو کمر پر ڈالتے ہیں۔

تاج والے دیکھ کر تیرا عمامہ(10)نور کا
سر جھکاتے ہیں الٰہی بول بالا(11)نور کا

بینیِ پُر نور پر رخشاں ہے بُکّہ نور کا
ہے لِواءِ الحمد پر اُڑتا پھریرا(12)نور کا

مصحفِ عارض(13)پہ ہے خطِ(14)شفیعہ(15)نور کا
لو سیاہ کارو مبارک ہو قبالہ(16)نور کا

پیچ کرتا ہے فِدا ہونے کو لمعہ(17)نور کا
گردِ سر پھرنے کو بنتا ہے عمامہ نور کا

ہیبتِ عارض(18)سے تھراتا(19)ہے شعلہ نور کا
کفشِ پا(20)پر گر کے بن جاتا ہے گپھا نور کا

شمع دِل مشکوٰۃ(21)تن سینہ زجاجہ(22)نور کا
تیری صورت کے لئے آیا ہے سُورہ نور کا

میل سے کس درجہ ستھرا ہے وہ پتلا نور کا
ہے گلے میں آج تک کورا(23)ہی کُرتا نور کا

تیرے آگے خاک پر جھکتا ہے ماتھا نور کا
نور نے پایا تیرے سجدے سے سیما(24)نور کا

تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا
سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا

کیا بنا نامِ خدا اسریٰ(25)کا دولہا نور کا
سر پہ سہرا نور کا بَر(26)میں شہانہ(27)نور کا

بزمِ وحدت(28)میں مزا ہوگا دوبالا نور کا
ملنے شمعِ طور سے جاتا ہے اِکّہ(29)نور کا

وصفِ رخ میں گاتی ہیں حوریں ترانہ نور کا
قدرتی بینوں میں کیا بجتا ہے لہرا(30)نور کا

یہ کتابِ کُن(31)میں آیا طرفہ(32)آیہء(33)نور کا
غیرقائل(34)کچھ نہ سمجھا کوئی معنےٰ نور کا

دیکھنے والوں نے کچھ دیکھا نہ بھالا نور کا
مَن رَاٰی(35)کیسا؟ یہ آئینہ دکھایا نور کا

صبح کردی کفر کی سچا تھا مژدہ نور کا
شام ہی سے تھا شبِ تیرہ(36)کو دھڑکا(37)نور کا

(10) بکسرِ اول وتخفیف میم اول بمعنی دستار (پگڑی)۔

(11) بمعنی بات بڑی ہونا، ہردلعزیز ہونا، اقبال یاوری ہونا، ترقی دولت وجاہ ہونا، شہرت زیادہ ہونا، بہت نام ہونا، عزت وتوقیر بڑھنا۔

(12) جھنڈا (13) عارض۔رخسار (14) خط۔داڑھی (15) سفارش کرنیوالا

(16) بیع نامہ (17) چمکار،روشنی (18) رخسار کی ہیبت (19) لرزتا

(20) پاؤں کا جوتا (21) چراغ دان،وہ بڑا طاق جس میں چراغ رکھتے ہیں۔ (22) شیشے کی قندیل

(23) نیا،اچھوتا،صاف (24) چاندی (25) شب معراج (26) پہلو،جسم

(27) شاہی عبا (28) اللہ وحدہٗ لاشریک کی نورانی محفل (29) لیمپ،دیا، چراغ (30) نغمہ،لے اور سُر

(31) کُن۔حکمِ خداوندی ''ہو جا'' (32) عمدہ،انوکھا (33) آیت (34) مخالف،نہ تسلیم کرنیوالا

(35) مَن رائی۔''جس نے مجھے دیکھا''۔حدیثِ صحیح کی طرف اشارہ ہے''مَنْ رَءَانِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقْ''(جس نے مجھے دیکھا اس نے حق دیکھا)

(36) کالی رات (37) خوف،ڈر،دل کی دھڑکن

پڑتی ہے نوری بھرن(38) اُمڈا(39) ہے دریا نور کا
سر جھکا اے کشتِ کفر(40) آتا ہے اہلا(41) نور کا

ناریوں کا دور تھا دل جل رہا تھا نور(42) کا
تم (43) کو دیکھا ہوگیا ٹھنڈا کلیجا نور کا

نسخ ادیاں (44) کر کے خود قبضہ بٹھایا نور کا
تاجور نے کرلیا کچّا علاقہ (45) نور کا

جو گدا دیکھو لئے جاتا ہے توڑا (46) نور کا
نور کی سرکار ہے کیا اُس میں توڑا (47) نور کا

بھیک لے سرکار سے لا جلد کاسہ (48) نور کا
ماہِ نو (49) طیبہ میں بٹتا ہے مہینہ نور کا

دیکھ!! ان کے ہوتے نازیبا ہے دعویٰ نور کا
مہر لکھ دے یاں کے ذروں کو مچلکہ (50) نور کا

یاں بھی داغِ سجدۂ طیبہ ہے تمغہ نور کا
اے قمر کیا تیرے ہی ماتھے ہے ٹیکا نور کا

شمع ساں (51) ایک ایک پروانہ ہے اس با نور کا
نورِ حق سے لو (52) لگائے دل میں رشتہ نور کا

انجمن والے ہیں انجم بزمِ حلقہ نور کا
چاند پر تاروں کے جھرمٹ (53) سے ہے ہالہ (54) نور کا

تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

نور کی سرکار سے پایا دوشالہ (55) نور کا
ہو مبارک تم کو ذوالنورین (56) جوڑا نور کا

کس کے پردے نے کیا آئینہ اندھا (57) نور کا
مانگتا پھرتا ہے آنکھیں ہر نگینہ (58) نور کا

اب کہاں وہ تابشیں کیساوہ تڑکا (59) نور کا
مہر نے چھپ کر کیا خاصہ دھندلکا (60) نور کا

تم مقابل تھے تو پہروں چاند بڑھتا نور کا
تم سے چُھٹ کر منہ نکل آیا ذرا سا نور کا

قبرِ انور کہیے یا قصرِ معلےٰ (61) نور کا
چرخِ (62) اطلس (63) یا کوئی سادہ ساقُبہ (64) نور کا

(38) بمعنی زور کی بارش، بکثرت مینہ (39) جوش مارا، جوش پر آیا، بھر آیا، گھر آیا، جمع ہوا، چڑھا (40) کفر کی کھیتی
(41) تعلق رکھنے والا (42) مراد سرکار دو عالم ﷺ (43) مراد حضرت عمر رضی اللہ عنہ (44) پچھلے تمام دین منسوخ ہوگئے
(45) اسلامی حکومت کو پختہ کرلیا (46) بمعنی تھیلی (روپیوں سے بھری ہوئی) (47) بمعنی کمی، قحط، قلت
(48) پیالہ، کشکول (49) نئے ماہ کے چاند۔ یعنی ہلال (ہلال کی شکل کشکول کی طرح ہوتی ہے) (50) اقرار نامہ، عہد نامہ
(51) کی طرح بمعنی ان کا (52) دل کا توجہ سے خیال کرنا (53) ہجوم، گروہ (54) چاند کے گرد کا کنڈل
(55) دوپٹہ، چادروں کا جوڑا، مراد حضور ﷺ کی دو صاحبزادیاں حضرت رقیہ و کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما جو یکے بعد دیگرے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آئیں۔
(56) دو نور والے، مراد عثمان غنی رضی اللہ عنہ (57) دھندلا، غیر شفاف، میلا
(58) قیمتی پتھر (59) پو پھٹنا، صبح صادق، علی الصبح، نور کا تڑکا (60) مغرب کی سیاہی
(61) بلند محل (62) آسمان (63) چمکیلا، چمکدار (64) گنبد کلس

آنکھ مل سکتی نہیں در پر ہے پہرا نور (65) کا
تاب ہے بے حکم پر مارے پرندہ نور کا

نزع میں لوٹے گا خاکِ در پہ شیدا نور کا
مر کے اوڑھے گی عروسِ جاں دوپٹہ نور کا

تابِ مہرِ حشر سے چونکے نہ کشتہ (66) نور کا
بوندیاں رحمت کی دینے آئیں چھینٹا نور کا

وضعِ واضع میں تری صورت ہے معنیٰ نور کا
یوں مجازاً چاہیں جس کو کہہ دیں کلمہ نور کا

انبیاء اجزا ہیں تو بالکل ہے جُملہ نور کا
اس علاقے سے ہے ان پر نام سچا نور کا

یہ جو مہر و مہ پہ ہے اطلاق آتا نور کا
بھیک تیرے نام کی ہے استعارہ (67) نور کا

سرگیں (68) آنکھیں حریمِ حق (69) کے وہ مشکیں غزال
ہے فضائے لامکاں تک جن کا رمنا (70) نور کا

تابِ حسنِ گرم (71) سے کھل جائیں گے دل کے کنول (72)
نو بہاریں لائیگا گرمی کا جھلکا (73) نور کا

ذرے مہرِ قدس (74) تک تیرے توسط سے گئے
حدِ اوسط (75) نے کیا صغریٰ کو کبریٰ نور کا

سبزۂ گردوں جھکا تھا بہرِ پا بوسِ (76) براق
پھر نہ سیدھا ہو سکا کھایا وہ کوڑا نور کا

تاب سُم سے چوندھیا کر چاند اُنہیں قدموں پھر
ہنس کے بجلی نے کہا دیکھا چھلاوہ (77) نور کا

دیدِ نقشِ سُم (78) کو نکلی سات پردوں سے نگاہ
پتلیاں (79) بولیں چلو آیا تماشا نور کا

عکسِ سُم (80) نے چاند سورج کو لگائے چار چاند (81)
پڑ گیا سیم (82) وزرِ (83) گردوں پہ سکہ (84) نور کا

چاند (85) جھک جاتا جدھر انگلی اُٹھاتے مہد میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

ایک سینہ تک مشابہ اک وہاں سے پاؤں تک
حسنِ سبطین (86) ان کے جاموں (87) میں ہے نیما (88) نور کا

(65) مراد فرشتے (66) قتل کیا ہوا، مارا ہوا (67) حقیقی اور مجازی معنی کے درمیان تشبیہ کا تعلق
(68) سرمہ لگی ہوئی (69) جسکو اللہ نے عزت دی ہو (70) گھومنا پھرنا، سیر کرنا (71) حُسن کی گرمی
(72) ایک پھول، گلِ نیلوفر (73) عکس، جلوہ، جھلک (74) مقدس دوستی
(75) آپ ﷺ حدِ اوسط ہیں، آپ ﷺ نے صغریٰ (انسان) کو کبریٰ (یعنی اللہ تعالیٰ) سے واصل کر دیا
(76) قدم چومنا (77) مجازاً شعبدہ باز، طلسم دکھانے والا، شوخ و طرار چلبلا معشوق
(78) کُھر، ٹاپ، گھوڑے کا پاؤں (79) آنکھوں کی پتلیاں (80) کُھر کا عکس
(81) عزت اور رونق بڑھانا (82) چاندی (83) سونا (84) ٹھپہ، مُہرِ شاہی
(85) حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ گہوارہ مبارکہ میں جس طرف اُنگلی کا اشارہ فرماتے چاند اُدھر چلا جاتا۔
(86) سبط۔ نواسہ، سبطین۔ دو نواسے (87) لباس (88) پارسائی، ایمانداری، پرہیزگاری

صاف شکلِ پاک ہے دونوں کے ملنے سے عیاں
خطِ تَوام (89) میں لکھا ہے یہ دو ورقہ نور کا

ك گیسو ہٰ دہن ی ابرو آنکھیں عٓ صٓ
کھیٰعٓصٓ ان کا ہے چہرہ نور کا

اے رضاؔ یہ احمدِ نوری (90) کا فیضِ نور ہے
ہوگئی میری غزل بڑھ کر قصیدہ نور کا

حُسن اتفاق یا کرامت اعلیٰ حضرت

حاشیہ قصیدۂ نور فقیر نے شوق سے چھاپ تو لیا لیکن اہلسنت کی بے حسی اور طباعت و کتابت اور کاغذ ناقص کی بے کسی سے مایوسی چھا گئی نہ صرف مایوسی بلکہ لینے کے دینے پڑ گئے۔ لیکن فضل ربانی نے اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے صدقے غیبی مدد فرمائی کہ فقیر حیران رہ گیا اور تا حال ورطۂ حیرت میں ہوں کہ یا رب تو اپنے پیارے بندوں کے طفیل کس طرح نوازتا ہے۔

ہوا یوں کہ قصیدۂ نور کو روزنامہ جنگ اخبار لاہور کو تبصرہ کے لئے بھیج دیا۔

''حامد آباد'' ضلع رحیم یار خان کا ایسا ویران سا گاؤں ہے کہ جہاں شنا سا لوگ بھی یہاں آنے سے گھبراتے تھے۔ فقیر نے ایسے دیہات میں ڈیرہ جما رکھا تھا۔ تدریسی و تصنیفی اور نشر و اشاعت کے تنگ ماحول کے باوجود اخبار جنگ نے قصیدۂ نور شریف کی دعوت مطالعۂ شائع کردی حالانکہ فقیر نہ اخبار کے مالک سے شنا سا اور نہ کسی نمائندہ سے تعلق یہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت ہی متصور ہوسکتی ہے کہ ایک ماہ بعد فقیر کو جنرل ڈاکخانہ جات کی اطلاع موصول ہوئی کہ آپ کو کسی صاحب نے مغربی ممالک سے تیس پونڈ بھجوائے ہیں خود آ کر وصول کریں اور ساتھ ہی ایک لفافہ تفصیلی خط پونڈ بھیجنے والے کا موصول ہوا کہ یہ پونڈ قصیدۂ نور شریف کی اشاعت کا انعام ہے اور آئندہ کے لئے دعوت دی کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی کسی تصنیف کو شائع کرنا ہے تو آگاہ کیجئے تا کہ مزید پونڈ بھیجوں۔ افسوس کہ فقیر کے کارندۂ مکتبہ اویسیہ نے وہ خط ضائع کردیا اور پونڈ بھی ہمارے مرکزی ڈاکخانہ اللہ آباد تحصیل لیاقت پور سے واپس لاہور چلے گئے اور لکھ دیا گیا کہ وصول کنندہ گمنام ہے فقیر کو پھر ایک ماہ بعد اللہ آباد کے پوسٹ ماسٹر صاحب نے معذرت کے ساتھ کہا کہ آپ لاہور کے جنرل ڈاکخانہ جات کی طرف رجوع کریں۔ فقیر کا ایک دوست لاہور میں بڑا افسر مقیم تھا۔ اسے صورت حال سے آگاہ کیا تو انہوں نے اپنے اثر و رسوخ سے مذکورہ پونڈ وصول کروا کر فقیر کو حامد آباد کے پتہ پر روانہ کئے۔ میں نے یہ ماجرا دیکھ کر بے ساختہ ہو کر پڑھا

(89) جڑواں۔ دو نورانی صفحوں پر توام کے رسم الخط میں نبی پاک ﷺ کی تصویر کو کھینچا گیا۔

(90) اعلیٰ حضرت کے پیر طریقت کے شہزادے حضرت قبلہ نوری میاں۔ (ابوالحسین احمد نوری)

؎ مردے باید که هراسان شود
مشکلے نیست که آسان شود

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری
ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ
بہاول پور، پاکستان۔ ۹ صفر المظفر ۱۴۲۴ھ